

لوکل بس (دلاور فگار)

12

مشکل الفاظ و تراکیب کی تفہیم

الفاظ	مفہوم
ٹھانی	پکا ارادہ کیا
مرغ گرفتار	پکڑا ہوا پرندہ
گل بدن	پھولوں کے سے بدن والا، نازک بدن
کھڑاؤں	لکڑی کی جوتی

(بورڈ 2008,09,10,12,17,22ء)

خلاصہ:

لوکل بس میں سوار لوگ ہار کی طرح لٹکے ہوتے ہیں۔ کوئی گرا ہوتا ہے، کوئی سمٹ سمٹا کر کھڑا ہوتا ہے، کوئی رش میں پھنسا ہوتا ہے۔ کسی کا پاؤں پکلا جاتا ہے تو کسی کا جوتا بدل جاتا ہے۔ گاڑی میں شور اٹھتا ہے کہ ارے کنڈکٹر ڈرائیور کو بس چلانے کا اشارہ دو۔ اگر پیسے کی لاچ ہے تو اور پیسے لے لو۔ اگر لڑنا چاہتے ہو تو باہر نکلو۔ کنڈکٹر کہتا ہے کہ اگر تمہیں اپنے پیسے، جان اور جسم اتنا عزیز تھا تو میری بس میں سوار کیوں ہوئے؟ میں نے تمہیہ کر لیا ہے کہ میں کسی سے مرعوب نہیں ہوں گا۔ میں روز روز کی کنڈکٹری سے تنگ آ گیا ہوں۔

☆☆☆☆☆

بند 1:

بس میں لٹک رہا تھا کوئی ہار کی طرح
کوئی پڑا تھا، سایہ دیوار کی طرح
سہا ہوا تھا کوئی، گناہ گار کی طرح
کوئی پھنسا تھا، مرغ گرفتار کی طرح
محروم ہو گیا تھا کوئی، ایک پاؤں سے
جوتا بدل گیا تھا کسی کا، کھڑاؤں سے

تشریح: لوکل بس میں اتنی بھیڑ بھاڑ ہے کہ بعض مسافروں کو بس میں پاؤں رکھنے کی جگہ بھی نہیں مل رہی بلکہ بس میں یوں لٹک رہے تھے جیسے کھوٹی پر ہار لٹکا ہوا ہو اور بعض مسافر بس میں زیادہ سوار یوں کے ہونے کی وجہ سے یوں دیوار سے چپکے ہوئے تھے جیسے سایہ دیوار کے ساتھ ہوتا ہے۔ کوئی یوں ڈرا سہا بیٹھا تھا جیسے اس سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا ہو اور بعض لوگ یوں تڑپ رہے تھے جیسے کوئی پرندہ دام میں آ جاتا ہے۔ بھیڑ اتنی زیادہ ہے کہ اگر کوئی سواری پاؤں اٹھاتی ہے تو پاؤں جوتے میں سے نکل جاتا ہے اور واپس اپنے جوتے کی بجائے کسی دوسرے کے جوتے میں چلا جاتا ہے۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شہروں میں آبادی کا ارتکاز ہو رہا ہے۔ لوگ مسلسل دیہاتوں سے نقل مکانی کر کے شہروں میں آ کر بس

رہے ہیں۔ جس سے نہ صرف شہروں کی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ مختلف مسائل بھی بڑھ رہے ہیں جن میں سے ایک اہم مسئلہ نقل و حمل کا مسئلہ ہے۔ شہروں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ کے درمیانی فاصلے اتنے زیادہ ہیں کہ لوگ پیدل نہیں جاسکتے۔ ہر آدمی کے پاس اتنے وسائل بھی نہیں ہوتے کہ اپنے لیے گاڑی خرید لے۔ لوگوں کی اکثریت لوکل بسوں پر سفر کرتی ہے۔ اگرچہ ریاست کی یہ ذمہ داری ہے کہ لوگوں کے مسائل کو حل کرے اور انھیں زیادہ سے زیادہ زندگی کی سہولیات فراہم کرے لیکن حکومتی ترجیحات میں شاید ابھی یہ معاملہ اہمیت نہیں رکھتا چنانچہ عام مشاہدہ ہے کہ شہر میں بس سٹاپوں پر بھیڑ لگی رہتی ہے۔ لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے ٹرانسپورٹ میسر نہیں ہوتی اور اگر میسر آ بھی جائے تو بے تحاشا بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے سفر کرنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ جب انسان اتنی مشکلات کا سامنا کر کے اپنے دفتر، کارخانے یا کسی بھی ادارے میں پہنچتا ہے تو مزاج میں ایک تلخی اور جھنجھلاہٹ موجود ہوتی ہے۔ چنانچہ اس بیزاری کی وجہ سے وہ اپنی صلاحیتوں کا صحیح اور بر محل استعمال بھی نہیں کر پاتا۔ دلاور فگار ہمارے سامنے لوکل بس کی لفظی تصویر پیش کرتے ہیں جہاں تل دھرنے کی بھی جگہ نہیں۔ جہاں ہر سواری پریشان ہے۔ اپنے آپ کو زحمت میں مبتلا محسوس کرتی ہے۔

بند 2:

گاڑی میں ایک شور تھا، کنڈکٹر آگے چل
کہ دے خدا کے واسطے، ہاں ٹھیک ہے ڈبل
کب تک کھڑا رہے گا سر چارہ عمل
لڑنے کی آرزو ہے تو باہر ذرا نکل
تجھ پہ خدا کی مار ہو، اشارت کر دے بس
دو پیسے اور لے لے جو دولت کی ہے ہوں

تشریح: لوکل بس میں ایک ہنگامہ برپا ہے۔ ہر کوئی بول رہا ہے کہ خدا کے لیے بس چلا دو۔ کنڈکٹر کو خدا کے واسطے دیے جا رہے ہیں کہ بڑی دیر ہو گئی ہے اب ڈرائیور کو اشارہ دو کہ بس میں سوار یوں کی مطلوبہ تعداد آچکی ہے۔ آخر کب تک یوں ہی بس کھڑی رہے گی۔ بعض سواریاں جو غصے میں ہیں وہ مرنے مارنے پر اتر آتی ہیں اور کنڈکٹر کو لٹکا رہی ہیں کہ اگر تم لڑنا چاہتے ہو تو پھر باہر نکلو ہم تمہیں ابھی دیکھ لیتے ہیں۔ بعض سواریاں اسے بددعائیں دے رہی ہیں کہ تمہیں اور تمہاری بس کو خدا تباہ کرے اور بعض اس کے لالچی ہونے پر طنز کر رہی ہیں اور اسے یہ پیش کش کر رہی ہیں کہ اگر تم اس لیے بس نہیں چلنے دے رہے کہ مزید سواریاں آجائیں اور تم چند پیسے مزید کما سکو تو وہ رقم ہم سے لے لو لیکن اب بس مزید روکو نہیں بلکہ بس چلنے کا اشارہ دو۔

انسان اپنے ماحول سے متاثر ہوتا ہے۔ ماحول خوش گوار ہو تو اس کے مزاج پر بھی خوش گوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اگر ماحول میں کسی طرح کا تناؤ ہو تو انسانی مزاج بھی اسی طرح متاثر ہوتا ہے۔ جب کوئی کام انسان کی مرضی کے مطابق نہ ہو رہا ہو بلکہ انسان اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہا ہو۔ انسان کے مزاج میں جھنجھلاہٹ پیدا ہوتی ہے۔ اس جھنجھلاہٹ کا نتیجہ ہر شخص کے مزاج کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر انسان طاقت و اختیار رکھتا ہے تو ماحول کو بدلنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے لیے لڑائی جھگڑا کرنے سے بھی نہیں چوکتا۔ اگر کمزور ہے تو منت کرتا ہے، خوشامد کرتا ہے یا پھر کوسنے لگتا ہے۔ دلاور فگار لوکل بس میں موجود سوار یوں کی نفسیاتی کیفیت کو ہمارے سامنے رکھتے ہیں کہ بس میں مختلف مزاج کے لوگ موجود ہیں جو اپنے مزاج کے مطابق کنڈکٹر سے گفتگو کر رہے ہیں۔

بند 3:

کنڈکٹر اب یہ کہتا تھا، وہ بس چلائے کیوں
جو بس میں آ گیا ہے، کرے ہائے ہائے کیوں
جس کو ہو جاں عزیز، مری بس میں آئے کیوں
ایسے ہی گل بدن تھے تو پیسے بچائے کیوں
ٹھانی ہے دل میں، اب نہ دیں گے کسی سے ہم
تنگ آ گئے ہیں، روز کی کنڈکٹری سے ہم

تشریح: کنڈکٹر کا موقف یہ تھا کہ وہ اپنی مرضی سے بس چلائے گا۔ اسے بس چلوانے پر کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔ جو بس میں آ کر بیٹھ گیا ہے اسے ہائے ہائے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وہ اتنا ہی نازک مزاج تھا، اگر اسے اپنی جان اتنی ہی عزیز تھی تو اس نے اس گاڑی میں سفر کرنے کو کیوں منتخب کیا۔ اگر پیسے بچانے ہیں تو پھر میری مرضی کے مطابق ہی سفر کرنا ہوگا کیوں کہ اب میں نے بھی یہ طے کر لیا ہے کہ کسی سے نہیں دینا کہ روز روز کی بک بک سے میں بھی تنگ آ گیا ہوں۔

دلاور فگار جہاں سوار یوں کی مشکلات کو پیش نظر رکھتے ہیں وہاں وہ کنڈکٹر کی نفسیاتی کیفیت کو بھی نہیں بھولتے۔ ممکن ہے سوار یوں کو روز ہی ایسی صورت حال سے دوچار ہونا پڑتا ہو لیکن اس بات کا بھی امکان موجود ہے کہ سوار یاں عام طور پر بہتر ماحول میں بھی سفر کر سکتی ہیں لیکن کنڈکٹر کی زندگی میں یکسانیت ہی رہتی ہے۔ اسے پیٹ پالنے کے لیے بہر حال زیادہ سے زیادہ سوار یوں کی ضرورت ہوتی ہے اور سوار یاں ہیں جو اسے انسان ہی نہیں سمجھتیں، جو اسے مسلسل برا بھلا کہتی رہتی ہیں۔ ہر انسان کی برداشت کی ایک حد ہوتی ہے۔ جب بات اس حد سے آگے چلی جائے تو پھر انسان تنگ آ کر لڑنے پر، مرنے مارنے پر اتر آتا ہے۔ چنانچہ کنڈکٹر کا موقف یہی ہے کہ اگر آپ بس میں بیٹھے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے پیسوں کی بچت کی ہے۔ آپ نے رکشے یا ٹیکسی پر جانے کی بجائے بس پر بیٹھنا مناسب سمجھا ہے۔ اگر آپ اپنے مزاج کے خلاف کچھ بھی برداشت نہیں کر سکتے تو پھر آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اگر آپ بس میں بیٹھ ہی گئے ہیں تو آرام سے بیٹھیے۔ بس میری مرضی سے چلے گی۔ میری مرضی سے رکے گی۔ اگر یہ آپ کے مزاج پر گراں گزرتا ہے تو آئندہ بس میں مت بیٹھیے گا۔ دلاور فگار کی اس نظم کے آخری اشعار دراصل غالب اور مومن کے مشہور اشعار میں تحریف (تبدیلی) کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔